سوال

اسلام میں انیمیا المنجلیۃ جیسی بیماری کے شکار مرد و عورت کی شادی کا کیا حکم ہے ؟

جواب

الحمد للہ

اول :

انیمیا المنجلیۃ یہ ایک قسم کی وراثی بیماری ہے جو خون کے سرخ سیل میں تبدیلی سے پیدا ہوتی ہے اور خون کے سرخ سیل ہلالی شکل میں ہو جاتے ہیں، جو آکسیجن کی کمی سے ہوتی ہے

اس کی علامات یہ ہیں :

سرخ خونی خلایا کی عمر کم ہو جاتی ہے جس کے نتیجہ میں خون کی مستقل کمی کا شکار ہو جاتا ہے، اور اس طرح نشوونما میں نقص پیدا ہوتا ہے، اور نشاطات کی قدرت واستطاعت نہیں رہتی

جوڑوں اور ہڈیوں میں شدید درد رہتا ہے، اور بعض اوقات تو دماغ اور پھیپھڑوں کو ملنے والی خونی خوراک بھی بند ہو جاتی ہے

ہڈیوں کھائی جاتی ہیں، اور خاص کر گھٹنوں کی چپنی ہڈي، اور بعض اوقات تلی بڑی ہو جاتی ہے جس کی بنا پر وہ اپنا کام کرنا چھوڑ دیتی ہے

یہ بیماری اپنے ساتھ خونی خلایا کو ٹوٹ پھوٹ کا شکار کر دیتی ہے، اور یہ غالبا جلن کی بنا پر ہوتی ہے، اور کافی حد تک آنکھیں زرد ہو جاتی ہیں، اور ہیموگلبین میں شدید کمی واقع ہو جاتی ہے، جو خون لگانے تک جا پہنچتی ہے

اس بیماری کے میں بتلا وہ شخص جس پر یہ علامات ظاہر نہ ہوں اس کا صحیح وتندرست شخص سے شادی کرنا جائز ہے اور اولاد بھی پیدا کر سکتا ہے

لیکن اس بیماری میں مبتلا شخص کا کسی صحیح شخص سے شادی کرنا خطرناک ہے، کیونکہ اس کے بچوں کو بھی یہ بیماری لاحق ہو سکتی ہے

مزید آپ درج ذیل لنک کی سرچ کریں :

https://bit.ly/3AWyX1U

دوم :

بلاشک وشبہ نکاح کے مقاصد میں نیک وصالح اولاد پیدا کرنا اور امت محمدیہ میں اضافہ کرنا شامل ہے، جیسا کہ حدیث میں بھی وارد ہے :

معقل بن یسار رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ :

"ایک شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا :

مجھے ایک حسب ونسب اور خوبصورت عورت ملی ہے لیکن وہ بچے پیدا نہیں کر سکتی ، کیا میں اس سے شادی کرلوں ؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : نہ کرو

پھر وہ شخص دوبارہ آیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے منع کر دیا ، اور پھر جب تیسری بار آیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" تم ایسی عورت سے شادی کرو جو زیادہ محبت کرنے والی ہو ، اور زیادہ بچے جننے والی ہو ، کیونکہ میں تمہارے ساتھ امتوں میں کثرت چاہتا ہوں "

سنن ابوداود حدیث نمبر (2050) علامہ البانی رحمہ اللہ نے ارواء الغلیل حدیث نمبر (1784) میں اسے صحیح قرار دیا ہے

اور اس کی تکمیل یہ ہے کہ یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے جب ایسی اولاد پیدا کی جائے تو صحیح وتندرست ہو اور شرعی امور سرانجام دے سکے

جب رشتے کرنے والے دونوں مرد وعورت کو علم ہو کہ ان کی شادی کے نتیجہ میں بیمار اور مرض کا شکار اولاد پیدا ہوگی تو ان کے لیے بہتر یہی ہے کہ وہ اس وقت شادی نہ کریں تا کہ متوقع خرابی پیدا نہ ہو ، اور امت مسلمہ کو ضرر ونقصان کم ہو سکے ، اور بیماری اور مریض اولاد کی دیکھ بھال میں انہیں جو مصیبت وتنگی اٹھانا پڑے وہ اس سے بھی محفوظ رہیں

لیکن جواز کے اعتبار سے اس طرح کے مرض کے شکار افراد کے لیے شادی کرنا صحیح اور جائز ہے ، چنانچہ اس مرض کا شکار شخص صحیح فرد سے شادی کر سکتا ہے ، لیکن شرط یہ ہے کہ جب وہ قبول کر لے اور انہیں اولاد نہ پیدا کرنے پر متفق ہونے کا حق حاصل ہے

اور کسی کے لیے بھی جائز نہیں کہ وہ اس مرض کا دوسرے کے علم میں لائے بغیر شادی کرے ، بلکہ اسے واضح کرنا ہوگا کیونکہ دھوکہ دینا اور چھپانا حرام ہے

واللہ اعلم .

اسلام سوال وجواب

133329